بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

سروس انڈسٹریز لمیٹڈ کے ڈائریکٹر جناب نذر محمد صاحب قرآن حکیم کی جانب لوگوں کو متوجہ کرنے اور اس کتاب عظیم کا فہم عام کرنے میں دلچسپی ہی نہیں رکھتے عملی طور پر اس کے لیے کوشاں بھی ہیں۔ پچھلے دنوں انہوں نے ایک مختصر سا پمفلٹ طبع کرا کے ہمیں بھجوایا ہے۔ جو سنن ابن ماجہ اور سنن ابی داؤد کے مترجم اور شارح علامہ وحید الزمان خان کے ارشادات پر مشتمل ہے۔ قرآن حکیم کے حوالے سے اس پمفلٹ میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے حکمت قرآن کی پشت پر شائع شدہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے قیام کے مقصد میں بھی بعینہٖ یہی فکر کارفرما ہے۔ علامہ وحید الزمان سنن ابن ماجہ کی حدیث نمبر ۹۷۶ کی تشریح کرتے ہوئے حاشیے میں لکھتے ہیں:

"افسوس ہے کہ مسلمانوں نے قرآن شریف کو مدت سے بالائے طاق رکھ دیا۔ ہزاروں میں سے ایک بھی مسلمان ایسا نظر نہیں آتا جو قرآن کو سمجھ کر پڑھے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

جس مسلمان کو دیکھو قرآن کا ادب اور اس کی تعظیم بہت کرتا ہے آنکھوں سے لگاتا ہے اس کا جزدان اور شیرازہ بہت عمدہ بناتا ہے۔ اس پر طلائی لکیریں کرتا ہے اور سونے اور چاندی کے رنگا رنگ نشان آیتوں پر لگاتا ہے لیکن کبھی یہ توفیق نہیں ہوتی کہ قرآن کو ایک بار بھی اوّل سے لے کر اخیر تک سمجھ کر پڑھے اور جو حکم قرآن میں آئے ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

قرآن اس لیے اُترا تھا کہ مسلمان قیامت تک اس کو خدا کا قانون سمجھ کر ہمیشہ اُس پر چلتے رہیں لیکن مسلمانوں نے اس کو تیجے، دسویں اور چہلم کے لیے مخصوص کر دیا اور بعضے مسلمان اور دنوں میں بھی پڑھتے ہیں مگر صرف تبرک کے لیے اس کے لفظوں کو طوطے کی طرح رٹ جاتے ہیں۔ معنیٰ اور مطلب سے کچھ غرض ہی نہیں گو یہ بھی ثواب سے خالی نہیں ہے مگر اصل غرض قرآن کی فوت ہو کر صرف اتنا ہی باقی رہ جانا انتہائی افسوس کا باعث ہے۔ اور بعض مسلمان تو ایسے دیکھے گئے ہیں کہ وہ قرآن میں فال دیکھتے ہیں آئندہ کی بھلی یا بری بات کی خبر اُس میں سے نکالتے ہیں۔ کچھ اُس کو تعویذ بنا کر گلے میں لٹکاتے ہیں۔ یہ سب لغو باتیں ہیں۔

عمدہ غرض قرآن کی جس کے لیے قرآن اُترا وہ یہی ہے کہ ہر ایک مسلمان جتنا ہو سکے اس کو سمجھ کر پڑھے اور اس کے نصائح اور احکام پر عمل کرنے کی شب و روز کوشش کرتا رہے۔"

(باقی صفحہ ۶۴ پر)